JUI کا آئین

جمہوری دعوے بدلتا سیاسی منظر نامہ

رحیم حقانی

اسلام آباد میں جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی) کے آئین اور منشور پر ہونے والی ایک اہم مشاورتی نشست نے پاکستانی سیاست میں جماعتی آئین، جمہوری اقتدار اور سیاسی تنظیم کے کردار کے حوالے سے ایک بار پھر بحث کو زندہ کر دیا ہے۔ یہ مشاورتی ورکشاپ عورت فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) کے تعاون سے منعقد ہوئی، جس میں JUI کے رہنماؤں نے جماعت کے آئین اور منشور کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی۔ نشست میں جے یو آئی کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری اور سابق مشیر وزیر اعلیٰ و سیکرٹری تعلیمی کمیشن مولانا محمد رحیم حقانی، صوبائی سیکرٹری اطلاعات عبدالجلیل جان، رکن قومی اسمبلی شاہدہ اختر علی اور رکن قومی اسمبلی نعیمہ کشور نے شرکت کی۔ گفتگو کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ جے یو آئی کا آئین، قانونی اور جمہوری ڈھانچہ کیا ہے۔ جے یو آئی کے رہنماؤں کے مطابق آئین کی بالادستی، 1973 کے آئین کا مکمل نفاذ، پارلیمنٹ کی مضبوطی، عوامی مینڈیٹ کا احترام، قانون کی حکمرانی اور حقیقی جمہوری نظام کا قیام جماعت کے بنیادی مقاصد میں شامل ہیں۔ بظاہر یہ وہ نکات ہیں جو پاکستان کی تقریباً ہر سیاسی جماعت اپنے منشور میں شامل کرتی ہے، تاہم کسی بھی جماعت کے سیاسی دعوے کی اصل آزمائش اس کے عملی تنظیمی ڈھانچے اور فیصلوں کے طریقہ کار سے ہوتی ہے۔ ورکشاپ میں جے یو آئی کے آئین کی ایک اہم خصوصیت یہ بیان کی گئی کہ اس میں معاشرے کے مختلف طبقات کے حقوق اور حیثیت کے حوالے سے الگ اور واضح شقیں موجود ہیں۔ خواتین اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق کو بھی اسلامی اصولوں اور شریعت کے دائرے میں تسلیم کرنے کی بات کی گئی۔ خواتین کی سیاسی اور پارلیمانی شرکت کے حوالے سے جے یو آئی رہنماؤں نے اپنی خواتین ارکان اسمبلی کی کارکردگی کو نمایاں کیا۔ ان کے مطابق خواتین ارکان کی اسمبلی اجلاسوں میں حاضری، پوائنٹ آف آرڈر پر حقائق اور بامقصد گفتگو، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی سمیت مختلف پارلیمانی کمیٹیوں میں فعال کردار اور اہم کمیٹیوں میں قیادت اس امر کی عکاسی کرتی ہے کہ جماعت خواتین کی سیاسی اور فکری صلاحیتوں پر اعتماد کرتی ہے۔ یہ پہلو پاکستانی سیاست کے تناظر میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ خواتین کی پارلیمانی نمائندگی محض عددی موجودگی تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ قانون سازی، پالیسی سازی اور پارلیمانی نگرانی میں ان کا موثر کردار حقیقی سیاسی شمولیت کی علامت قرار پاتا ہے۔ جے یو آئی کے رہنماؤں نے مذہبی اقلیتوں سے متعلق رکھنے والے ارکان اسمبلی کی خدمات کا بھی ذکر کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ عوامی فلاح و بہبود کے میدان میں اپنی کارکردگی کے ذریعے اپنی سیاسی نمائندگی کا موثر کردار ثابت کریں گے۔ ورکشاپ میں جماعت کے تنظیمی ڈھانچے کو بھی جے یو آئی کے جمہوری مزاج کی ایک مثال قرار دیا گیا۔ رہنماؤں کے مطابق جماعت کی تنظیم یونین کونسل، تحصیل، ضلع، صوبہ اور مرکز تک پھیلی ہوئی ہے اور مختلف سطحوں پر انتخابات کے ذریعے تنظیمی عہدوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ دعویٰ اپنی جگہ اہم ہے کہ جماعتی فیصلے مرکزی جنرل کونسل کے ذریعے کیے جاتے ہیں اور تنظیمی ادارے اس کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ آئین و منشور میں ترمیم یا کسی شق کے خاتمے کیلئے بھی مقررہ آئینی طریقہ کار اور دو تہائی اکثریت کی شرط موجود ہے۔ سیاسی جماعتوں کے اندر ادارہ جاتی نظم و ضبط اور مشاورت کا یہ تصور عمومی طور پر جمہوری سیاست کیلئے مثبت اشارہ سمجھا جا سکتا ہے

مشاورتی نشست نے پاکستانی سیاست میں جماعتی آئین، جمہوری اقدار اور سیاسی تنظیم کے کردار کے حوالے سے ایک بار پھر بحث کو زندہ کر دیا

رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ عوامی فلاح و بہبود کے میدان میں اپنی کارکردگی کے ذریعے اپنی سیاسی نمائندگی کا موثر کردار ثابت کرینگے

تاہم اصل سوال یہی ہے کہ کسی سیاسی جماعت کا جمہوری کردار صرف اس کے تحریری آئین سے متعین ہوتا ہے یا پھر اس کی عملی سیاست، داخلی انتخابات، اختلاف رائے کے احترام اور فیصلوں میں کارکنوں کی شرکت بھی اسی قدر اہم ہے؟ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سیاسی جماعت کے آئینی دعووں کو عملی پیمانے پر پرکھنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ جے یو آئی رہنماؤں نے جماعت کی دیگر ترجیحات میں 2028 تک سود کے مکمل خاتمے اور مدارس کی رجسٹریشن کے طریقہ کار سے متعلق جے یو آئی اور وفاق المدارس العربیہ کیساتھ کیے گئے وعدوں پر عمل درآمد کو بھی اہم قرار دیا۔ یہ معاملات مذہبی، معاشی اور سیاسی سطح پر وسیع اثرات رکھتے ہیں، اس لیے ان پر جماعت کا موقف آئندہ بھی قومی سیاسی بحث کا حصہ رہے گا۔ اسلام آباد کی اس مشاورتی نشست کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں کسی سیاسی جماعت کے آئین کو محض داخلی دستاویز کے طور پر نہیں دیکھا گیا بلکہ جمہوریت، خواتین کی سیاسی شرکت، اقلیتوں کے حقوق، پارلیمانی کردار، احتساب اور تنظیمی شفافیت کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا۔ عورت فاؤنڈیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نعیم مرزا نے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مشاورت میں ان کی فعال شرکت کو سراہا، جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا محمد رحیم حقانی اور رکن قومی اسمبلی شاہدہ اختر علی کو فاؤنڈیشن کی رکنیت دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔ یہ ورکشاپ محض ایک جماعت کے آئین پر گفتگو تک محدود نہیں بلکہ پاکستانی سیاسی جماعتوں کے داخلی جمہوری ڈھانچے پر ایک وسیع تر سوال بھی اٹھاتی ہے۔ ملک میں آئین کی بالادستی اور جمہوریت کی بات کرنے والی سیاسی جماعتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر بھی مشاورت، احتساب، شفافیت، خواتین کی موثر شرکت اور اختلاف رائے کیلئے مناسب گنجائش پیدا کریں۔ بالآخر سیاسی جماعتوں کی اصل طاقت صرف ان کے منشور اور آئین میں نہیں بلکہ اس بات میں ہوتی ہے کہ وہ اپنے طے کردہ اصولوں کو عملی سیاست میں کس حد تک نافذ کرتی ہیں۔ اسلام آباد کی یہ مشاورتی نشست اسی بنیادی سوال کو ایک بار پھر سامنے لے آئی ہے کہ پاکستان میں جمہوریت صرف پارلیمنٹ تک محدود رہے گی یا سیاسی جماعتوں کے اندر بھی ایک مضبوط جمہوری کلچر پروان چڑھ سکے گا۔